© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

افسوس ہے گذشتہ مہینہ ہماری پرانی بزمِ علم و ادب کی ایک اور شمع بجھ گئی۔ پروفیسر ضیاء احمد صاحب بدایونی، بدایوں کے ایک نامور خانوادۂ شعر و ادب کے فرزندِ ارجمند تھے، قدیم دستور کے مطابق عربی فارسی کی تعلیم ایک مدرسہ میں پائی، پھر انگریزی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے تو ایم۔ اے تک پہونچے فارسی میں جس کا امتحان الہ آباد یونیورسٹی سے فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ ۱۹۲۶ء میں بسلسلۂ ملازمت علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے وابستہ ہوئے، اور شعبۂ فارسی کے صدر اور پروفیسر کی حیثیت سے ۱۹۵۹ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔ موصوف کی استعداد بڑی پختہ اور نظر بہت وسیع تھی۔ عربی، فارسی اور اردو شعر و ادب پر تحقیقی اور مبصرانہ نگاہ رکھتے تھے، لغت ان کا خاص فن تھا، چنانچہ ریٹائرمنٹ کے بعد چند برس علی گڑھ میں اور پھر چند برس دہلی میں لغت پر جو کام اردو شعبوں کے ماتحت ہو رہا ہے اس سے وابستہ رہے، تصنیف و تالیف کا ذوق فطری تھا۔ چنانچہ تاریخ و ادب پر متعدد تصنیفات یادگار چھوڑی ہیں جن میں دیوان مومن مع ایک طویل مقدمہ کے اور شرح قصائدِ مومن خاصہ کی چیزیں ہیں۔ مذہبیات سے بڑی دلچسپی تھی، اس سلسلہ میں بھی ان کی دو تین کتابیں ہیں، اخلاق و عادات کے لحاظ سے بھی بڑی خوبیوں کے بزرگ تھے، نہایت خوددار، ملنسار اور متواضع تھے، طلباء پر بے حد شفقت کرتے اور ان کی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد رہتے تھے، کم سخن تھے، مگر جب بولتے تھے تو تقریر مربوط اور پرمغز

© rasailojaraid.com